نزولِ مسیحؑ ابن مریمؑ کی متعلقہ احادیث

حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ گولڑویؒ

ناظرین نزول مسیحؑ بن مریم کی احادیث کو بھی ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے اور عیسیٰؑ کے دریمان کوئی نبی نہیں ہوا اور وہ تم میں نزول فرمائیں گے۔ جب ان کو دیکھو تو (اس حلیہ سے) پہچان لو۔ قد درمیانہ، رنگ سرخ و سفید، لباس زردی مائل، گویا ان کے سر سے باوجود تر نہ کرنے کے پانی ٹپکتا ہوگا۔ وہ دین اسلام کے لیے لوگوں سے جنگ وقتال کریں گے۔ صلیب کو توڑیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ خدائے تعالیٰ ان کے زمانہ میں تمام مذاہب کو محو کر دے گا۔ صرف اسلام باقی رہے گا۔ وہ دجال کو ہلاک کریں گے اور زمین پر چالیس سال تک قیام فرمائیں گے اور پھر وفات پائیں گے اور مسلمان ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے۔

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑتی رہے گی اور قیامت تک غالب رہے گی۔ پس عیسیٰ ابن مریم اتریں گے تو امیر جماعت کہے گا۔ آیئے نماز پڑھایئے۔ وہ فرمائیں گے نہیں۔ تم ایک دوسرے کے امام ہو۔ خدا نے اس امت کو یہ بزرگی دی ہے کہ پیغمبر بنی اسرائیل امت محمدیؐ کے ایک فرد کی اقتدار کریں گے۔ مسلم کی یہ حدیث جو بروایت جابرؓ ہے واضح طور پر بیان کرتی ہے مسلم کی دوسری حدیث کو جو بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے۔ **کیف اذا نزل فیکم ابن مریم و امامکم منکم** یعنی **واما مکم متکم** سے دوسرا شخص عیسیٰ بن مریم کا مغائر مراد ہے۔ نہ جیسا کہ مرزا جی نے اپنے مطلب

کے لیے وھو امامکم نکال کر امام بھی وہی ابن مریم یعنی مثیل ابن مریم ٹھہرایا ہے۔

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں شب معراج میں ابراہیمؑ وموسیٰؑ و عیسیٰ علیہم السلام سے ملا۔ قیامت کے بارہ میں گفتگو ہونے لگی۔ فیصلہ حضرت ابراہیم علیہم السلام کے سپرد ہوا۔ انھوں نے کہا مجھے اس کی کچھ خبر نہیں۔ پھر حضرت موسیٰ علیہم السلام پر بات ڈالی گئی۔ انھوں نے کہا۔ مجھے اس کی کچھ خبر نہیں۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہم السلام پر اس کا تصفیہ رکھا گیا۔ انھوں نے کہا قیامت کے وقت کی خبر تو خدائے تعالیٰ کے سوا کسی کو بھی نہیں۔ ہاں خدائے تعالیٰ نے میرے ساتھ یہ عہد کیا ہے کہ قیامت سے پہلے دجال نکلے گا۔ اور میرے ہاتھ میں شمشیر برندہ ہو گی۔ جب وہ مجھے دیکھے گا تو پگھلنے لگے گا۔ جیسے رانگ پگھل جاتا ہے۔ ناظرین ذرا مرزا جی سے پوچھیں کہ کیا شب معراج میں اس معاہدہ کے بیان کرنے والے آپ ہی تھے اور اگر بقول آپ کے عیسیٰ علیہم السلام بن مریم نے نزول بروزی بصورت قادیانی سے خبر دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نزول بروزی بصورت قادیانی سے جیسا کہ آپ کا مزعوم ہے کیوں خبر نہ دی۔

۴۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے خدا پاک کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بے شک قریب ہے ابن مریمؑ تم میں حاکم عادل ہو کر اتریں گے۔ صلیب کو توڑیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ کو اٹھائیں گے۔ مال کی کثرت ہو جائے گی اور زرد مال کو کوئی قبول نہ کرے گا۔ یہاں تک کہ تمام دنیا اور دنیا بھر کے مال ومتاع سے ایک سجدہ کرنا اچھا معلوم ہوگا۔ ابو ہریرہؓ کہتے تھے اگر تم ارشاد نبویؐ کے ساتھ قرآن سے دلیل چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ. (نساء آیت ۱۵۹)

۵۔ عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس سال قیام فرمائیں گے۔ اگر وہ پتھریلی زمین سے کہہ دیں کہ شہد ہو کر بہہ جا وہ بہہ چلے۔ پہلی حدیث' ابو داؤدؒ دوسری مسلمؒ تیسری مسند احمدؒ چوتھی بخاریؒ پانچویں مسند کی ہے اور مختلف صحابہ سے مروی ہیں۔ خاتم المحدثین امام شوکانی نے کتاب التوضیح میں ان احادیث کو متواتر کہا ہے۔

خصوصیات زمانہ نزول مسیح علیہ السلام

۱۔ ان کے زمانہ میں جزیہ نہ لیا جائے گا کیونکہ مال کی مسلمانوں کو کچھ ضرورت نہ ہو گی۔ آج کے عیسیٰ بننے والے خود ہی چندہ کے (کبھی تو بحیلہ منارہ اور کبھی بہ بہانہ تصنیف اور کبھی بذریعہ مسافرنوازی) محتاج ہیں۔

۲۔ مسلمان اپنے مال کی زکوٰۃ نکالے گا اور اسے زکوٰۃ لینے والا کوئی نہ ملے گا۔ سب متمول اور تونگر ہوں گے۔ آج دنیا کی تمام اقوام میں سب سے زیادہ مفلس اور غریب مسلمان ہیں۔ زکوٰۃ دہندگان نہایت ہی قلیل ہیں۔

۳۔ آپس کے بغض اور عداوتیں جاتی رہیں گی۔ سب میں اتحاد اور محبت قائم ہو جائے گی۔

۴۔ زہریلے جانور کا زہر جاتا رہے گا۔ وحوش میں سے درندگی نکل جائے گی۔ آدمی کے بچے سانپ بچھو سے کھیلیں گے۔ ان کو کچھ ضرر نہ ہو گا۔ بھیڑیا بکری کے ساتھ چرے گا۔

۵۔ زمین صلح سے بھر جائے گی۔

۶۔ زمین کو حکم ہو گا کہ اپنے پھل پیدا کر اور اپنی برکت لوٹا دے۔ اس دن ایک انار کو ایک گروہ کھائے گا اور انار کے چھلکے کو بنگلہ سا بنا کر اس کے سایہ میں بیٹھیں گے۔ دودھ میں برکت ہو گی۔ یہاں تک کہ ایک دو دھار اونٹنی آدمیوں کے بڑے گروہ کو۔ دو دھار گائے ایک برادری کے لوگوں کو اور دو دھار بکری ایک جدی شخصوں کو کفایت کرے گی۔

۷۔ گھوڑے سستے بکیں گے کیونکہ لڑائی نہ رہے گی۔ بیل گراں قیمت ہو جائیں گے کیونکہ تمام زمین کاشت کی جائے گی۔

سیرتِ مسیح

۱۔ عیسیٰ علیہ السلام جامع مسجد دمشق میں مسلمانوں کے ساتھ نماز عصر پڑھیں گے۔ پھر اہل دمشق کو ساتھ لے کر طلب دجال میں نہایت سکینہ سے چلیں گے۔ زمین ان کے لیے سمٹ جائے گی۔ ان کی نظر قلعوں کے اندر گاؤں کے اندر تک اثر کر جائے گی۔

۲۔ جس کافر کو ان کے سانس کا اثر پہنچے گا وہ فوراً مر جائے گا۔

۳۔ یہ بیت المقدس کو بند پائیں گے۔ دجال نے محاصرہ کرلیا ہوگا۔ اس وقت نمازِ صبح کا وقت ہوگا۔

۴۔ ان کے وقت میں یاجوج ماجوج خروج کریں گے۔ تمام خشکی وتری پر پھیل جائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو کوہِ طور پر لے جائیں گے۔

۵۔ یہ روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس مدفون ہوں گے۔ مسلمان ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے۔

۶۔ دجال کو بابِ لُد پر قتل کریں گے۔ اس کا خون اپنے نیزہ پر لوگوں کو دکھلائیں گے۔

امروہی صاحب! دعویٰ کرنا تو آسان ہے ثبوت دینا مشکل ہو جاتا ہے۔

ناظرین کو بعد ملاحظہ مضامین احادیث صحیحہ مذکورہ بالا کے کالشمس فی نصف النہار واضح ہو چکا ہے کہ مسیح موعود وہی مسیح بن مریم نہ مثیل اس کا۔ ان احادیث نزول سے اس نبی اللہ کے قطعی المراد ہونے کے بعد' غلام احمد قادیانی وغیرہ ہرگز مراد نہیں ہو سکتے۔ اب کسی فقرہ احادیث میں اگر مجاز وتشبیہہ واستعارہ بھی ہو' تو وہ اس پر دلیل نہیں ہوسکتی کہ عیسیٰ ابن مریم کے لفظ سے مجاز وغیرہ کے طور پر قادیانی لیا جائے کیونکہ یہاں پر قرینہ صارفہ قطعیۃ الدلالۃ موجود ہے۔ مرزا صاحب کا اجتماع کسوف وخسوف کو جو مہدی کے ظہور کے علامات میں سے ہے اور ابھی وقوع میں نہیں آیا۔ کَمَا مَرَّ اپنے مسیح موعود ہونے کے لیے دلیل ٹھہرانا' اس پر مبنی ہے کہ ان کے نزدیک مسیح موعود اور مہدی موعود ایک ہی شخص ہے اور اوپر احادیث صحیحہ سے واضح ہو چکا ہے کہ مسیح موعود تو ابن مریم خدا کا نبی ہے جس کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا اور مہدی اہل بیت نبویؐ سے ہوگا۔ مرزا صاحب مع اتباع کے لامھدی الا عیسیٰ کے ساتھ متمسک ہیں۔ مگر یہ استدلال بالکل ضعیف اور اوھن من بیت العنکبوت ہے' کیونکہ

اوّل: تو یہ حدیث علامہ زرقانیؒ نے مردود ٹھہرائی ہے۔

دوئم: یہ کہ اس کو ابن ماجہ نے اخراج کیا ہے حالانکہ خود ابن ماجہ ابی امامہ کی خدمت میں تصریح فرما رہے ہیں کہ عیسیٰ کے نزول کے وقت بیت المقدس میں ایک رجل صالح نماز کی جماعت کرا رہا ہوگا کہ اتنے میں عیسیٰ کا نزول ہوگا اور وہ امام پچھلے پاؤں پر ہٹنا چاہے گا تاکہ عیسیٰؑ آگے بڑھے اور یہی مضمون ہے امام بخاریؒ کی حدیث کا جو بروایت ابوہریرہؓ مذکور ہے۔

سوئم: بعد تسلیم صحت کے چونکہ یہ فقرہ ٹکڑا ہے حدیث طویل کا' جو انقلاب وتغیر زمانہ کے بارہ میں فرمائی گئی اور ماقبل اس کے ولن تقوم الساعة الا علی شرار الناس (ترجمہ۔ ہرگز قیامت قائم نہ ہوگی مگر اوپر شریروں کے) موجود ہے۔لہٰذا سیاق وسباق کے لحاظ سے معنی یہ ہوا کہ اور کوئی ہدایت یافتہ نہ ہوگا بغیر عیسیٰ کے۔یعنی قیامت کے قریب بغیر عیسیٰؑ بن مریم اور اتباع اس کے سب شریر ہوں گے۔ لفظ (شرار) کا جو جمع ہے شریر کی' صاف بتلا رہا ہے کہ مہدی سے مراد معنی وصفی یعنی ہدایت یافتہ ہے نہ علمی۔

قولہ

ص ۴ یا مثلاً حلیہ مسیح موعود جو احادیث میں آیا تھا۔ بذریعہ ہزارہا رسائل و اشتہارات کے ایک عالم میں شائع ہو چکا۔حتی کہ فوٹو گرافروں نے اس کا عکس کھینچ کر ایک دنیا میں شائع کر دیا۔اب یہ حلیہ کوئی پوشیدہ کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

اقول

حلیہ مسیح موعود مع سائر خصوصیات کے جو بغیر اس نبی اللہ کے کسی پر منطبق نہیں ہو سکتا۔ بذریعہ بہتیری کتب مصنفہ اہل تحقیق کے جو آج تک محدثین میں متداول ہیں۔شائع ہو چکا برخلاف اس کے اگر کوئی فوٹو گرافروں سے تصویر کھنچوائے تو اس سے مسیح موعود نہیں ہو سکتا۔ ہاں بہ سبب تحلیل ماحرمہ اللہ ورسول کے ملعونیت کا تمغہ حاصل کر سکتا ہے۔

قولہ

ص ۴ اس جگہ پر ہم تصویر کے جواز یا عدم جواز میں کچھ گفتگو نہیں کرتے۔ ہاں مخالفین کو اس قدر متنبہ کیے دیتے ہیں کہ یہ تو سب کو معلوم ہوگا کہ تصویر کی حرمت حرمت لغیرہ ہے۔حرمت لذاتہ نہیں۔ جیسا کہ بت خانہ میں جانا بحرمت لغیرہ حرام ہے بت پرست جو بت خانہ میں بت پرستی کے لیے جاتا ہے اس کو بت خانہ میں جانا بھی حرام ہے لیکن بت شکن کو بھی بت خانہ میں جانے کی ضرورت پڑتی ہے مگر اس کو بت خانہ میں جانا بڑا ثواب ہے ۔

بہ ہیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا۔ ونعم ماقی ۔

احمد و بوجہل دربت خانہ رفت
درمیان این و آں فرقیست زفت

اقول

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ؎ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

آپ نے مرزا صاحب کے عکس کھینچنے کو جب حرام ٹھہرا کر گو کہ لغیرہ سہی بت خانہ میں جانے کے ساتھ تشبیہہ دی تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جیسا کہ بت خانہ میں جانا بت شکنی کے لیے جائز اور بت پرستی یعنی بتوں کی تعظیم کرنے کے لیے حرام ہے۔ ایسا ہی مرزا صاحب کی تصویر کی طرف جانا تصویر شکنی کے لیے جائز اور تصویر پرستی یعنی اس کی تعظیم کرنے کے لیے حرام ہوگا اور ظاہر[1] ہے کہ تصویر کا بنانا اور اس کا رکھنا تعظیم اور برکت جوئی کیلیے ہے نہ اس کے توڑنے اور تحقیر کے لیے

آذر و بوجہل دربت خانہ رفت
ہر یکے را قصد بدآں بت پرست
بت تراشی آذر از تعظیم بود
سجدۂ بوجہل از تکریم بود

مولانا رومؒ صاحب کا شعر جو آپ نے استعمال فرمایا یہاں پر بے موقعہ تھا ؎
بہ بیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

قولہٗ

ص ۴ یا مثلاً قادیان کا جانب شرقی دمشق ہونا جو علم جغرافیہ سے ہم نے ثابت کر دیا ہے۔ وہ تمام نقشہ جات میں لکھا ہوا ہے۔ کیا اب اس کو کوئی رد کر سکتا ہے کلا و حاشا وغیرہ وغیرہ۔

اقول

شرقی دمشق چونکہ نواس بن سمعان والی حدیث کا ٹکڑا ہے اور مرزا جی اس حدیث کی نسبت لکھ چکے ہیں کہ اس کے مضامین عقل، شرع، توحید کے خلاف ہیں۔ لہٰذا مرزا صاحب کا اس حدیث سے استدلال اور آپ کی جانفشانی جس پر لڑکے بھی ہنسی اڑا رہے ہیں عقل، شرع، توحید کے خلاف ہوگا۔ دوسرا جب کہا جاوے۔ شرقی دہلی یا شرقی لاہور، تو دہلی یا لاہور کے

---

[1] یعنی جن لوگوں کو جن سے عقیدت ہوتی ہے ان کی تصویر عموماً بغرض تعظیم و تبرک رکھتے ہیں اور شرعاً تصویر کی تعظیم اور اسے متبرک سمجھنا حرام ہے۔ ۱۲۔

مضافات قریبہ سے کوئی جگہ جو جانب شرق میں واقع ہو مراد ہوتی ہے۔ نہ یہ کہ ہزار ہا کوس کے فاصلہ پر جو کہ شرق میں واقع ہو وہ مراد لی جائے ونعم ما قیل ؂

چہ عذر ہائے موجہ ز بہر خود گفتی
بچش لعابِ دہانت کہ قند میخائی
تمام عرصہ قیامت مگس فرو گیرد
اگر چنیں بہ قیامت شکر فروش آئی

نیز دمشق سے اگر خطِ مستقیم سیدھا جانب شرق کو کھینچا جائے تو لاہور بلکہ جموں وغیرہ بھی راستہ میں نہیں پڑتا۔ دیکھو نقشہ ایشیا۔ مرتبہ و مروجہ مدارس سرکاری۔ دمشق سے جانب شرق اگر ایک خطِ مستقیم کھینچا جائے تو حسب ذیل مشہور مقامات سے عبور کرے گا۔ تبریز، بحیرہ خزر یا جیل، شمالی حصہ ترکستان، سلسلہ کوہ الطائی، صحرائے منگولیا، صوبہ منچوریا، اب آپ اگر چشم حق بین کو کھول کر بنظر انصاف ملاحظہ کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ خط مذکور قادیان سے بجانب شمال ہزار میل سے بھی زیادہ فاصلہ پر گزرتا ہے پس مرزا صاحب کو تو اس کی ہوا کا پہنچنا بھی ناممکن ہے۔ اب انصاف فرمایئے کہ کیا حضرت سعدی رحمتہ اللہ علیہ کا یہ قول آپ کے دعویٰ کی پوری دلیل نہیں ہے؟ ؂

ترسم نرسی بہ کعبہ اے اعرابی
کیں راہ کہ تو میروی بہ ترکستان است

خط سیدھا عرفی طور پر چھوڑ دو اور کروبتہ ارض کا لحاظ کرو تو بھی دمشق اور قادیان ایک محاذات میں واقع نہیں ہوتے بلکہ قادیان سے بجانب شمال عبور کرے گا۔